REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱۱/

۱۴ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ

یوم۔شنبہ

جلد ۴۵/۱۰ | ۲۸ شہادت ۱۳۳۵ھش | ۲۸ اپریل ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۰۰

احباب جماعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کاملہ

اور درازی عمر کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۲۷ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح بھی مری سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے آج تار دے کر حضور ایدہ اللہ کی خیریت پوچھی ہے۔ احباب جماعت رمضان کے بابرکت ایام میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

برطانیہ اور روس ایٹمی جنگ کا خطرہ دور کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ ملکر کام کرینگے

سر انتھونی ایڈن نے ماسکو جانے کی دعوت منظور کرلی

لندن ۲۷ اپریل۔ برطانیہ اور روس نے دنیا کو ہائیڈروجن بم کے خطرے سے آزاد کرانے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ ملکر کام کرنے کا عہد کیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی عہد کیا ہے۔ کہ وہ مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام اور تخفیف اسلحہ کے لئے بھی ایک دوسرے کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔ روس اور برطانوی زعماء کے درمیان لنڈن میں دس روزہ بات چیت کے بعد جو مشترکہ اعلان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں اس عہد کا ذکر ہے۔ یہ بات چیت پچھلے دنوں روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن اور روسی کمیونسٹ پارٹی کے سکرٹری مسٹر کروشچیف کے انگلستان آنے پر شروع ہوئی تھی۔ اس میں برطانیہ کی طرف سے وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن اور بعض دوسرے وزراء نے حصہ لیا تھا۔

مشترکہ بیان میں اگرچہ بین الاقوامی مسائل کو حل کرنے کے لئے باہم ملکر کام کرنے کا عہد کیا گیا ہے۔ لیکن بیان سے ان امور کے متعلق کسی بڑی کامیابی کا اظہار نہیں ہوتا۔ برطانوی دفتر خارجہ نے ایک علیحدہ بیان بھی جاری کیا ہے جس میں انہی باتوں کا اعادہ کرنے کے علاوہ اس عزم کا بھی اظہار کیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ جرمنی کو متحد کرنے کے لئے برابر کوشش کرتا رہے گا۔

ادھر اطلاع آئی ہے کہ برطانوی وزیر اعظم سر انتھونی ایڈن نے ماسکو جانے کی دعوت اصولی طور پر منظور کرلی ہے۔ مارشل بلگانن اور مسٹر کروشچیف نے مسٹر ایڈن کو بات چیت کے دوران یہ دعوت دی تھی۔

۹ انجمن نے کل وفد کے اعزاز میں ایک تقریب کا اہتمام کیا۔

جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس طلب کرنے کی تجویز

ایشیائی افریقی گروپ الجزائر کے مسئلہ پر بحث کا مطالبہ کریگا

نیویارک ۲۷ اپریل۔ اقوام متحدہ کا ایشیائی افریقی گروپ الجزائر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے یا اس مقصد کے لئے جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس طلب کرنے کے سوال پر غور کر رہا ہے۔ کل گروپ نے اپنے اجلاس میں اس تجویز کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا۔ آئندہ ہفتہ گروپ کا پھر اجلاس ہوگا۔ جس میں اس سوال پر مزید بات چیت کی جائے گی۔

الجزائر سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں کل فرانسیسی فوجوں اور قوم پرستوں کے درمیان کئی جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں پچاس قوم پرست ہلاک ہوئے۔ اوریس کی پہاڑیوں میں تاحال خونریز جنگ ہو رہی ہے۔

شہنشاہ ایران سعودی عرب جائینگے

تہران ۲۷ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شہنشاہ ایران آئندہ موسم سرما میں سعودی عرب جائیں گے۔

انڈونیشی خواتین کا وفد

کراچی ۲۷ اپریل۔ انڈونیشی خواتین کے وفد نے مشرقی اور مغربی پاکستان کا تین ہفتہ کا دورہ مکمل کرلیا ہے۔ پاکستان انڈونیشی ثقافتی

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری کی علالت اور دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری کافی دنوں سے بیمار ہیں پہلے بلڈ پریشر تھا۔ پھر نمونیہ ہوگیا۔ اور اس کے بعد ٹائیفائڈ۔ بخار اب بھی ہو جاتا ہے۔ شدید کھانسی کے علاوہ کمزوری از حد ہے۔ اور ہر وقت غنودگی سی طاری رہتی ہے۔ کھانسی کی وجہ سے کبھی کبھی سانس اکھڑ جاتا ہے۔ حالت بہت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے حضرت مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سحری و افطار

	سحری	افطار
۱۵ رمضان المبارک	۴ بجے	۶ بجکر ۴۸ منٹ
۱۶ "	۴ بجے	۶ " ۴۹ "

انجن خراب ہوجانے کے باعث جناب ایکسپریس ربوہ میں ۲½ گھنٹے ٹھہری رہی

اہل ربوہ کیطرف سے مسافروں کیلئے برف کے ٹھنڈے پانی کھانے اور دودھ کا انتظام

ربوہ ۲۷ اپریل۔ کل شام جناب ایکسپریس سات بجکر ۲۵ منٹ پر جب ربوہ پہنچی تو اس کا انجن خراب ہوگیا۔ اور گاڑی کو دوسرے انجن کے آنے کا انتظار کرنے میں کافی وقت ٹھہرنا پڑا۔ چونکہ شام کا وقت تھا۔ اس لئے امیر مقامی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی ہدایت کے ماتحت جملہ مسافران کو برف کا ٹھنڈا پانی اور کھانا مہیا کیا گیا۔ نیز بچوں اور مستورات کے لئے پندرہ بیس سیر کے قریب دودھ کا انتظام کیا گیا۔ اور پوری کوشش کی گئی۔ کہ کوئی مسافر بھی بھوکا نہ رہے۔ تقریباً پونے گیارہ بجے رات دوسرا انجن آنے پر گاڑی روانہ ہوئی۔

مسافروں کی خدمت کا فریضہ ادا کرنے میں انصار و خدام اور اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ریل کے مسافر اس رضاکارانہ خدمت سے بے حد متاثر ہوئے۔

برطانیہ اور سعودی عرب کے درمیان کشیدگی دور کرنے کی کوشش

لنڈن ۲۷ اپریل۔ برطانوی دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ اور سعودی عرب کشیدگی دور کرنے اور تعلقات کو بہتر بنانے کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ برطانوی دفتر خارجہ کے انڈر سیکرٹری گفت و شنید کے لئے آج لنڈن سے جدہ پہنچ رہے ہیں۔ پچھلے سال ماہ نومبر میں مسقط اور عمان کی فوجوں نے نخلستان بریمی پر قبضہ کر لیا تھا۔ جس کے بعد برطانیہ اور سعودی عرب کے تعلقات منقطع ہونے کے قریب ہو گئے تھے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۵۶ء

مذہب اور سائنس

(۲)

روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۵۶ء میں "مذہب سائنس اور الحاد" کے زیر عنوان ایک مراسلہ صفحہ ۳ پر منجانب جناب حکیم یورش صاحب کراچی شائع ہوا ہے۔ جس کی طرف ہم نے گذشتہ اداریہ میں اشارہ کیا تھا۔ اور جس میں یورش صاحب نے مذہب کے مقابلہ میں سائنس اور فلسفہ کی حمایت میں دلائل دیئے ہیں۔ آغاز ہی میں حکیم صاحب اپنے حریف کو للکار کر فرماتے ہیں:۔

"اگر آپ نے تاریخ انقلابات عالم کی راہ سے مذاہب عالم کا مطالعہ کیا ہوتا۔ تو آپ پر یہ حقیقت منکشف ہو جاتی۔ کہ مذہب اور علم و حکمت اجتماع ضدین ہیں۔ یہ دونوں ایک دوسرے کے حریف ہیں۔ یہ عقل انسانی کی چوپال میں ہمیشہ ایک دوسرے سے نبرد آزما رہے ہیں۔ اور ایسا ہونا ناگزیر تھا۔ یہ جنگ اس وقت تک جاری رہے گی۔ جب تک مذہب اپنی تعلیمات پر بغیر کسی دلیل اور استدلال کے عقل و شعور کو آنکھیں بند کر کے عمل و پیروی کے لئے انسان کو مجبور کرتا رہے گا۔ علم کا فلسفیانہ مزاج مذہب کے سماوی الاصل دعویٰ کو تسلیم کرنے سے پہلے عقل کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے۔ تاکہ منطق کی کسوٹی پر اس کے کھوٹے کھرے کی پہچان ہو سکے۔ مذہب کا کوئی دعویٰ منطق کی جہالت سوز میزان میں پورا نہ اتر سکا۔ فلسفہ مذاہب عالم کی متوازی سمت میں مضبوط بنیادوں پر ترقی کرتا گیا۔ مذہب کی قبائے اعتقاد و یقین شعور انسانی کے ارتقاء پذیر قامت فکر و تدبر پر تنگ ہوتی چلی گئی۔ اس معرکۂ عقل و مذہب میں فلسفہ کی ہر دلیل کا جواب مذہب نے تشدد سے دیا۔ ذہن دلیل کی عظمت کا معترف ہو چکا تھا۔ مذہب بغیر دلیل کے دعویٰ کی صداقت کا اعتراف کرانے پر مصر تھا۔ اس کشمکش نے ذہن انسانی کو تشکک و ارتیاب کی آماجگاہ بنا دیا۔ علم و حکمت کی روشنی میں ذہن انسانی نے مذاہب عالم کی پیشانی پر برات عاشقاں بر شاخ آہو کے الفاظ مرتسم کر دیئے اور عقل ترقی کرتے کرتے فلسفے کی مسند جلیل پر فائز ہو گئی۔ جس پر صدہا برس سے مذہب اپنے استحقاق حق کے دعویٰ بے دلیل سے قابض تھا۔ لیکن مذہب کا اثر ابھی دل پر غالب ہے۔ مگر شعور اس کی گرفت سے آزاد ہو چکا ہے۔ ہمیں اس وقت تک اس جنگ کو جاری رکھنا ہو گا۔ جب تک عالم انسانیت مافوق الطبعی نظریہ اخلاق کے حلقۂ تنظیم سے آزاد نہ ہو جائے۔ اسی آزادی میں انسانی کبریائی کا راز مضمر ہے۔ الغرض علم و مذہب کا مجادلہ جاری ہے۔"

(روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۵۶ء)

ہم نے اپنے کل کے اداریہ میں لکھا تھا۔ کہ یہ سراسر غلط ہے۔ کہ مذہب اور سائنس باہم متحارب اور متصادم ہیں۔ جیسا کہ ہم نے کہا تھا۔ بعض عقل پرست کوتہ اندیشوں نے سائنس اور موجودہ فلسفہ کی قیود کو جو خود سائنسدانوں اور موجودہ فلسفیوں نے اپنے فکر و غور کی وسعت پر لگائی ہیں۔ نظر انداز کر دیا ہے۔ اور مذہب و سائنس کو متقابل اور متصادم فریق قرار دے کر بحث کو ناحق طول دیا ہے۔

یہ مغالطہ دراصل مذہب کے اس غلط تصور کی وجہ سے لگا ہے۔ جو موجودہ عیسائیت اور بت پرستانہ مذاہب نے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ ورنہ مذہب جس طرح اسلام اس کو پیش کرتا ہے۔ قطعاً سائنس و فلسفہ کا حریف اور فریق مد مقابل نہیں ہے۔ جو ایک دوسرے کو زک دینا چاہتے ہیں۔ اسلام تو اپنی حقانیت کے ثبوت میں سب سے پہلے عقل انسانی کو للکارتا ہے۔ قرآن کریم میں جا بجا ایسے فقرے آتے ہیں۔

قد بینا لکم الآیات لعلکم تعقلون (حدید ۱۸)

ویریکم آیاتہ لعلکم تعقلون (البقرہ ۷۴)
کذالک یبین اللہ لکم آیاتہ لعلکم تعقلون (البقرہ ۲۴۳)

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔
وما یذکر الا اولوا الالباب (البقرہ ۲۷۰)
لآیات لاولی الالباب (آل عمران ۱۹۰)
ولیتذکر اولوا الالباب

یہ ہم نے صرف نمونہ کے لئے چند آیات دی ہیں۔ ورنہ قرآن کریم ایسے فقرات اور ارشادات سے بھرا ہوا ہے۔ اس لئے جناب حکیم یورش کا یہ کہنا کہ مذہب بغیر دلیل کے ٹھونسا جاتا ہے۔ جہاں تک اسلام کا تعلق ہے۔ سراسر غلط ہے۔ البتہ عقل عقل میں فرق ہے۔ ایک عقل یورش صاحب کی ہے۔ جو موجودہ مغربی بیہیری منکرین سے عاریتاً لی گئی ہے۔ اور ایک وہ عقل ہے۔ جس کا اظہار شیخ بوعلی سینا نے کیا۔

ایک دن شیخ مذکور ایک شاگرد کے سامنے قرآن کریم کی ایک آیت کی تفسیر بیان فرما رہے تھے۔ نادان شاگرد شیخ کی تشریح سے اتنا متاثر ہوا۔ کہ جوش میں کہہ دیا۔ کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی یہ تشریح نہ کر سکتے۔ جو آپ نے کی ہے۔ شیخ صاحب کو غصہ تو بہت آیا۔ مگر پی گئے۔ اور صبر سے کام لیا۔ ایک دن موسم سرما میں اسی شاگرد کے ساتھ ایک دریا پر گئے۔ جس میں برفانی پانی بہ رہا تھا۔ ایک بھنور کی طرف اشارہ کر کے شاگرد سے فرمایا۔ اس میں کود جاؤ۔ شاگرد سخت حیرانی سے بولا۔ کہ آج تو آپ عقل کے بالکل خلاف حکم دے رہے ہیں۔ یہ تو سیدھا موت کے منہ میں جانا ہے۔ تو بوعلی سینا نے فرمایا۔ یاد ہے فلاں دن تم نے میری تشریح سنکر میری عقل کو نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل پر ترجیح دی تھی۔ اب سن لے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہؓ میں سے کسی کو یہ حکم دیتے۔ تو بغیر چون و چرا کے چھلانگ لگا دیتا۔ مگر آپ کے مقابلہ میں میری بات میں اتنی بھی تاثیر نہیں۔ کہ تم میرے حکم کی تعمیل کرو۔ یہ ہے فرق مجھ میں اور اس ذات اقدس میں۔

چنانچہ یورش صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ واقعی عقل عقل میں بھی بڑا فرق ہے۔

یورش صاحب نے البتہ ایک بات ٹھیک کہی ہے۔ اگرچہ انہوں نے اس کا الزام مذہب پر لگایا ہے۔ حالانکہ اس کا الزام مذہب اسلام پر نہیں آتا۔ بلکہ اس زمانہ کی ذہنیت پر عائد ہوتا ہے۔ اور ان حالات پر ہوتا ہے۔ جو اس وقت تھے۔ یورپ کے ازمنۂ وسطیٰ کی تاریکیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"یورپ کی اندھیر نگری میں مسلم فلاسفہ کی تصانیف نے وہ عمل کیا ہے۔ جو عمل آفتاب سے مہتاب روشنی مستعار لیکر اندھیری راتوں میں کرتا ہے۔ لیکن خود کرہ تاریک رہتا ہے۔ اور اندھیروں کو روشنی کے لباس میں ملبوس کر دیتا ہے۔ ہماری دنیا میں علم کی روشنی مذہبی مزاحمت کے باعث اپنا نورانی پرتو پوری طرح تمدن کے چہرے پر عکس ریز نہ کر سکی۔ مذہب نے ہمارے علمی زاویوں کی رسد گاہوں پر جہالت و توہم کے تحفظ کے لئے شبخون مارے ہیں۔ اہل مذاہب نے ہمارے فلسفیانہ تمدن کے چہرہ پر دہکتے شعلوں کا غازہ مل دیا ہے۔"

اگرچہ یورش صاحب کی زبان ذرا سخت ہے۔ مگر اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مسلمانوں میں علم و فن کی ترقی رک گئی۔ اور اس کا باعث زیادہ تر ملکی سیاسی حالات رہے ہیں۔ نہ کہ اسلام۔ اور مذہب نے بھی جو غلط صورتیں اختیار کر لیں۔ وہ بھی غیر متوازن سیاسی حالات کا نتیجہ ہیں۔ لیکن جہاں تک نفس اسلام کا تعلق ہے۔ وہ ان تمام الزامات سے بری ہے۔ اگر لوگوں نے اس کے نام سے غلط اصول چلائے۔ تو اس میں اسلام کا کیا قصور ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہی کی وسعت خیالی سے متاثر ہو کر مسلمانوں میں ایسے فلاسفر پیدا ہوئے۔ جو جدید یورپ کے استاد کہلاتے ہیں۔ اور جنہوں نے بقول خود یورش صاحب یورپ کی تاریکیوں کو منور کر دیا۔

یورپ نے بے شک سائنس اور فلسفہ حیات میں ترقی پر ترقی کی۔ مگر اس کی ترقیاں یک طرفہ ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج ہم دنیا کو انہی یک طرفہ ترقیوں کی وجہ سے تباہی کے کنارے پر دیکھتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کوئی نہیں اور نہ معاد ہے۔ تو کوئی سرپھرا ملحد جب چاہے۔ ایک ہی دفعہ تمام دنیا کو فنا کر سکتا ہے۔ اور کرۂ زمین کو ہیولیٰ میں تبدیل کر سکتا ہے۔ سوال وہی ہے۔ جو ہم نے پچھلے اداریہ میں کیا تھا۔ کہ اگر خدا تعالےٰ نہیں ہے۔ اور نہ کوئی معاد ہے۔ تو اگر کوئی تمام دنیا کو فنا کے گھاٹ اتارنا چاہے۔ تو وہ کیوں نہ ایسا کرے۔ آخر اس کے لئے کیا روک ہے؟

آج اس بے پناہ مادی ترقی کے زمانہ میں دنیا اگر قائم ہے۔ تو اس کی وجہ نہ تو سائنسی کمالات ہیں۔ اور نہ لادینی فلسفہ ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے پاس ایسا کوئی سہارا نہیں دنیا کے قیام کی وجہ صرف اور صرف مذہب ہے۔ گو وہ کتنی ہی مسخ شدہ صورت میں کیوں نہ موجود ہو۔ مگر اقوام میں ابھی تک باوجود صدیوں کی لادینی کے اس کی رمق باقی ہے۔ یہی رمق قیام دنیا کی اصل وجہ ہے۔ افلا تعقلون۔ (باقی)

ربوہ میں تعمیر مکانات و دکانات

جن احباب نے ربوہ میں زمین خرید کی ہوئی ہے۔ مگر وہ کسی وجہ سے ابھی تک اس پر مکان یا دکان تعمیر نہیں کر سکے۔ (خاص طور پر وہ احباب جنہیں دفتر آبادی کی طرف سے تعمیر کے لئے نوٹس بھی دیئے جا چکے ہیں) ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے قطعات پر تین ماہ تک تعمیری کام شروع کر دیں۔ ورنہ ان کے قطعات کی الاٹمنٹ کی منسوخی کے لئے سفارش کی جائے گی۔ (ناظر امور عامہ)

درخواست دعا

میرا چھوٹا بچہ عزیزم افتخار احمد سلمہٗ بعمر ۶ سال بعارضہ ٹائیفائیڈ سخت بیمار ہے۔ اور اس وقت ڈھاکہ میڈیکل ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

سید اعجاز احمد انچارج مبلغ مشرقی پاکستان

مشکل الآثار

انی اُظلّ اُطعم و اُسقیٰ

۶۱۲

— از محترم مولوی خورشید احمد صاحب شاد پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ —

"مشکل الآثار" کے عنوان کے تحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قابل وضاحت احادیث قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کی جایا کریں گی انشاء اللہ۔ سب سے پہلے ماہ رمضان کی مناسبت سے روزہ سے متعلق ایک حدیث پیش کی جاتی ہے۔

عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصل فواصل الناس فشق علیھم فنھاھم قالوا انک تواصل قال لست کھیئتکم انی اظل اطعم واسقیٰ (بخاری کتاب الصیام)

ترجمہ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بغیر سحری کھائے روزے رکھنے شروع کئے۔ صحابہؓ نے بھی حضور کی دیکھا دیکھی سحری کھانا چھوڑ دی۔ لیکن متواتر ایسا کرنا ان کے لئے دو بھر ہوگیا۔ چنانچہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو صوم وصال سے منع فرمادیا۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ جب آپ خود وصال کرتے ہیں۔ تو ہمیں کیوں روکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا میری حالت تم سے مختلف ہے۔ مجھے تو جناب الٰہی کی طرف سے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

صوم وصال۔ ایسا روزہ جس میں سحری نہ کھائی جائے۔ بعض صحابہ بعض دفعہ افطار بھی نہ کرتے۔ اور متواتر فاقہ کرتے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر کہ صوم وصال نبھانے کی عام لوگوں میں طاقت نہیں صحابہ کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

انی اظل اطعم واسقیٰ۔

اس کے کئی معنے ہیں۔ ایک تو عام مشہور معنے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے روزہ کی بھوک اور پیاس کی طاقت دی ہے۔ اور وصال سے میرے قویٰ پر کوئی ایسا اثر نہیں پڑتا جس سے میری توجہ ذکر و فکر سے ہٹ جائے۔ اور عبادت و ریاضت میں کوئی نقص پیدا ہو۔

دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اپنے فضل سے وصال کی حالت میں روزہ نبھانے کی خاص توفیق بخشتا ہے۔ اور مجھے محویت و فنا کا وہ مقام حاصل ہے جس میں بھوک و پیاس کا مجھے احساس نہیں ہوتا۔ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عبادت و ریاضت۔ ذکر الٰہی و ادائے نوافل میں اس قدر محو رہتے۔ کہ آپ کی توجہ عموماً اپنی سفلی تعلقات سے منقطع ہوکر عالم بالا کی طرف منعطف ہوجاتی۔ اور اس طرح کئی کئی دن آپ کو کھانے پینے کی کوئی ضرورت نہ رہتی۔ چہ جائیکہ صرف سحری کھائے بغیر روزہ رکھنا آپ پر گراں گزرتا۔ چونکہ صحابہ کو محویت و فنا کا یہ مقام حاصل نہیں تھا۔ اس لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمادیا۔ تاکہ وہ اتنا ہی بوجھ برداشت کریں۔ جتنا وہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا

اللہ تعالےٰ کے انبیاء و اولیاء و صفیاء پر اکثر اوقات یہ مقام محویت و فنا طاری رہتا ہے۔ اسلام نے اسی مقام کو پیدا کرنے کے لئے نماز پنجگانہ کو لازمی قرار دیا ہے۔ تاکہ ہر انسان پر دن میں کوئی نہ کوئی وقت ایسا ضرور آئے۔ جبکہ وہ دنیوی علائق سے قطع تعلق کرکے اپنے خالق و مالک کے دربار میں حاضر ہو۔ چنانچہ امت محمدیہ میں سے بہت سے لوگوں کو یہ مقام حاصل ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے متعلق روایت ہے کہ آپ ایک دفعہ ایک جنگ سے فارغ ہوکر ایک محفوظ جگہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کہ کسی دشمن نے آپ پر تیر برسانے شروع کئے۔ ایک دو تیر آپ کے جسم میں آ لگے۔ لیکن آپ بدستور نماز میں مصروف رہے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ تیر آپ کے جسم سے نکالے گئے۔ آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا آپ کو نماز میں ان تیروں کا احساس نہیں ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا نہیں، نماز ختم کرنے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے یہ وہی مقام محویت ہے جس میں سالک کو اپنے وجود کی ہوش نہیں رہتی

اسی طرح اکثر اولیاء اور اصفیاء کے متعلق آتا ہے۔ کہ وہ ذکر الٰہی میں اس قدر محو ہوتے کہ انہیں کئی کئی دن کھانے پینے کی حاجت ہی نہ رہتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی بتایا جاتا ہے۔ کہ جب حضور علیہ السلام نے ہوشیارپور کے مقام پر چلہ کیا۔ تو حضور کی خوراک بہت تھوڑی رہ گئی تھی۔ بعض دفعہ حضور کھانا بالکل کھاتے ہی نہیں تھے۔ بہرحال یہ تسلیم شدہ امر ہے۔ کہ جب انسان احساسات کا رخ دنیوی علائق سے منقطع ہوکر کسی ایک طرف پھر جائے۔ تو ایسی حالت میں کئی کئی دن بھوک پیاس کا قطعاً احساس نہیں ہوتا۔

تیسرے معنے اس حدیث کے یہ ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد سے روزہ کی حالت میں اپنے اوپر طاری ہونے والی ایک روحانی کیفیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ یہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر روزہ کی حالت میں عموماً کشفی حالت طاری ہو جاتی۔ اور حضور کشف میں یہ دیکھتے کہ میں کھانا کھا رہا ہوں۔ اور جب وہ حالت دور ہوتی تو فی الحقیقت خواب کے اثر سے قویٰ میں وہی تازگی اور فرحت پاتے۔ جو کھانے کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ اور اس طرح وہ تمام کوفت اور اضمحلال جو روزہ کی وجہ سے حضور پر طاری ہوتا دور ہو جاتا۔ لیکن صحابہ کو یہ مقام حاصل نہ تھا۔ اس لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمادیا چنانچہ یہ بھی روحانی پاکیزگی اور صفائی کا بہت بڑا مقام ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے خاص بندوں سے ایسا سلوک کرتا ہے۔ لیکن بعض دفعہ اللہ تعالےٰ عوام میں سے بعض کے ساتھ بھی ایسا سلوک کرتا ہے۔ تاکہ انہیں بھی اس کوچہ میں قدم رکھنے کی ترغیب ہو۔ اور وہ بھی ان اسرار کی حقیقت کو تسلیم کریں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صوم وصال سے صحابہ کو منع فرمایا اور خود کرتے رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح شریعت کے احکام کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اسی طرح شریعت کے بعض احکام خواص سے تعلق رکھتے ہیں۔ عوام ان سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔ کیونکہ خواص اس مرتبہ پر پہنچ چکے ہوتے ہیں۔ جہاں وہ ان احکام کے تمام اسرار کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔ اور ان کی طرف سے ان احکام میں کسی تغافل اور لغزش کا خطرہ نہیں رہتا چنانچہ احادیث میں اس کی متعدد مثالیں پائی جاتی ہیں۔ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ حضرت معاذ بن جبل آپ کے ردیف تھے۔ آپ نے حضرت معاذ سے فرمایا معاذ بن جبل کہ اے معاذ بن جبل حضرت معاذ نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ یا رسول اللہ فرمائیے غلام حاضر ہے حضور نے فرمایا کہ من قال من امتی لا الٰہ الا اللہ فدخل الجنۃ کہ میری امت میں سے جس نے لا الٰہ الا اللہ کہہ دیا۔ وہ جنت میں چلا جائیگا۔ حضرت معاذ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا میں یہ خوشخبری عام لوگوں کو سنادوں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لا اذاً یتکلوا" نہیں ایسا نہ کرنا ورنہ وہ صرف اسی پر بھروسہ کریں گے۔ اور باقی اعمال چھوڑ دیں گے۔

اب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت معاذ بن جبل کو اس راز سے آگاہ کرنا اور عوام کو بتلانے سے منع کرنا صاف بتاتا ہے۔ کہ یہ راز حضرت معاذ جیسے لوگوں تک ہی محدود رہنے کے لئے ہے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اس کا مفہوم کیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ جیسے اہل صحابہ خوب جانتے تھے۔ کہ اس کا مفہوم صرف یہ ہے۔ کہ جو مسلمان صدق دل سے لا الٰہ الا اللہ پر اپنا ایمان ثابت کردے گا۔ اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جائیں گے۔ اور صدق دل سے کسی شے پر ایمان مستلزم ہے کہ مومن کے اقوال و افعال بھی اس کی تائید میں ہوں۔ ورنہ اعتقاد قلب اور اعمال جوارح میں اختلاف تو ضعف و نفاق کی علامت ہے۔ ایسے شخص کو جنت کا انعام بھلا کیسے مل سکے گا۔

قوم کی امید

نوجوان اپنی قوم کی امید ہوتے ہیں جس قوم کے نوجوان اپنے قومی اور ملی فرائض کو ادا کرتے رہتے ہیں۔ اس کا مستقبل نہایت شاندار ہوتا ہے۔

احمدی نوجوانو! جماعت کا مستقبل بہت حد تک آپ کے قومی فرائض کی ادائگی سے وابستہ ہے۔ اور اخبار الفضل کی توسیع اشاعت بھی آپ کے قومی فرائض کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس کی ادائگی کیطرف توجہ دیجئے۔ اور ہمت کیجئے! امسال جلسہ سالانہ تک اس کی اشاعت میں نمایاں اضافہ ہو جائے۔ (وکیل التبشیر / مینجر الفضل ربوہ)

رمضان المبارک کے ضروری احکام

بیان فرمودہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲)

روزوں میں دعائیں

پانچواں مسئلہ روزوں کے متعلق یہ ہے۔ کہ روزہ میں دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ نہ کھاتا ہے۔ نہ پیتا ہے۔ اور بندہ بھی چونکہ ان دنوں کھاتا اور پیتا نہیں۔ اسلئے وہ خدا تعالیٰ کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان کہ میں دعا کرنے والے کی دعا کو سنتا ہوں۔ اور قبول کرتا ہوں۔ جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

روزوں میں صدقہ

چھٹا مسئلہ روزوں کے متعلق یہ ہے۔ کہ روزوں میں صدقہ کرنے کی بھی فضیلت آئی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ہی صدقہ دیا کرتے تھے۔ لیکن رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر زیادہ صدقہ دیتے تھے۔ اور صدقہ دعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہوتا ہے۔ اسلئے جب بندہ اس مہینہ میں دوسرے مہینوں کی نسبت زیادہ دعائیں کرتا ہے اور نمازیں بھی زیادہ پڑھتا ہے۔ تو اسکو چاہیئے کہ وہ صدقہ بھی زیادہ دے۔

اعتکاف

ساتواں مسئلہ رمضان کے متعلق یہ ہے کہ روزوں کے درمیان ایک عبادت اعتکاف آتی ہے۔ یعنی انسان کچھ روز مسجد کے اندر رہے اور ہر وقت خدا تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہے۔ سوائے کسی بڑی حاجت اور ضرورت کے باہر جائے۔ یعنی اگر کوئی ایسا شخص جس کے لئے کوئی کھانا اور پینا لانے والا نہیں ہے۔ وہ اپنا کھانا وغیرہ لانے کے لئے باہر چلا جائے۔ تو وہ جا سکتا ہے اعتکاف عورتیں بھی اگر پردے کا انتظام ہو۔ تو بیٹھ سکتی ہیں۔

اعتکاف بیٹھنے کے متعلق یہ ہے کہ وہ رمضان کے ہر عشرہ میں جائز ہے۔ خواہ کوئی پہلے عشرہ میں بیٹھے یا درمیانی میں یا آخری میں بیٹھے۔ لیکن آخری عشرہ میں بیٹھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ کیونکہ لیلۃ القدر کی رات جس میں کہ زیادہ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اسی مہینہ میں آتی ہے۔ اور وہ عموماً آخری عشرہ اور طاق راتوں میں آتی ہے۔

پس روزوں کے متعلق یہ مسائل ہیں۔ کہ روزہ رکھنا فرض ہے۔ اسکو بہانے سے ٹالنا گناہ ہے۔ اور کھانے پینے سے بھی دوسروں کے سامنے پرہیز کی جاوے۔ تاکہ رمضان کا ادب قائم رہے۔ ہاں جس نے دوسروں کو یہ دکھلانا ہو کہ بیمار یا مسافر ہونے کی وجہ سے میں روزہ نہیں رکھ سکا۔ اس کے لئے جائز ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے کھانا کھائے یا پانی پئے۔

روزہ کے باطنی فوائد

یہ تو روزہ رکھنے کے ظاہری فوائد ہیں لیکن اب میں اسکے باطنی فوائد بتاتا ہوں۔ کیا وجہ ہے کہ انسان روزے رکھے۔ اور یونہی اپنے آپ کو بھوک اور پیاس میں مبتلا کرے۔ سو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کی وجہ بتا دی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے یاایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ کہ روزے کی غرض یہ ہے۔ کہ تم پرہیزگار بنو۔ پرہیزگار اسکو کہتے ہیں جو لغو اور حرام سے بچے۔ روزہ کیا ہے۔ روزہ میں انسان سے یہ مشق کرائی جاتی ہے کہ وہ کام جو وہ نہیں کر سکتا اسے بھی کر سکے مثلاً کھانا اور پینا انسان کے لئے کتنا ضروری ہے۔ لیکن روزہ کے ذریعہ سے مشق کرائی جاتی ہے کہ وہ بھوکا رہ سکے۔ اور کہا جاتا ہے کہ تم اسے چھوڑ دو۔ تاکہ تم سمجھو کہ جب تم ضروری چیز چھوڑ سکتے ہو۔ تو غیر ضروری باتیں بھی اگر چاہیں تو چھوڑ سکتے ہیں۔ اور جب ایک شخص حلال چیزوں کو چھوڑ سکے گا تو حرام چیزوں کو کس طرح قبول کر سکتا ہے اور جب وہ جائز شہوات کو روک سکے گا تو حرام کیوں نہیں روک سکے گا۔ روزہ کا یہی فائدہ ہے کہ انسانوں پر ظاہر کیا جائے۔ کہ جب تم حلال کو چھوڑ سکتے ہو۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ حرام کو نہ چھوڑو۔

پھر حدیث میں آتا ہے للصائم فرحتان۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہوتی ہیں۔ ایک خوشی روزہ رکھنے والے کے لئے وہ ہوتی ہے جب کہ وہ روزہ کھولتا ہے۔ اور دوسری خوشی وہ ہوگی جب وہ خدا کو ملے گا۔

روزہ میں صبر کی مشق

اس کے ساتھ یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ روزہ میں صبر کی بھی مشق کرائی جاتی ہے کیونکہ جب ایک انسان بھوک اور پیاس پر صبر کر سکتا ہے۔ تو وہ اور کاموں پر بھی صبر کرے گا۔ اور صبر کرنیوالوں کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الصابرین کہ میں خود صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوں۔ اور روزہ اسلئے بھی فرض کیا گیا ہے تا انسان صبر کر سکے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مشکلات بھی آتی ہیں۔ اور اگر ان مشکلات پر صبر کرنے کی عادت اور مشق نہ ہو۔ تو انسان گھبرا جائے

روزہ فضول عادتوں کو چھڑاتا ہے

پھر روزہ انسان کو محتاط بھی بنا دیتا ہے اور بہت سی ایسی فضول عادتوں کو جنہیں انسان بظاہر سمجھتا ہے کہ وہ چھوٹ نہیں سکتیں۔ چھوڑ دیتا ہے۔ مثلاً بعض لوگوں کو نسوار پان۔ افیم یا حقہ کی عادت ہوتی ہے۔ لیکن روزہ ان تمام چیزوں کو چھوڑنے کی مشق کرا دیتا ہے۔ کیونکہ جب صبح سے شام تک انسان یہ چیزیں چھوڑ دے گا۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ ان کو بالکل ترک نہ کر سکے۔

اسی طرح حدیث میں آتا ہے کہ جو روزہ رکھتا ہے۔ لیکن لغو کلام۔ غیبت وغیرہ بد عادات سے پرہیز نہیں کرتا۔ اس کے روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ کیونکہ اگر وہ ان بد عادات کو نہیں چھوڑتا۔ تو اس کا روزہ رکھنا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ بیل کے منہ پر جالی چڑھا دیتے ہیں تا کہ وہ کچھ کھا پی نہ سکے۔ اسی طرح وہ انسان اس بیل کی طرح ہوگا۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا۔ کہ سب کچھ تو اس کی مشق کے لئے کرایا جاتا ہے۔ اگر روزہ رکھکر بھی وہ ان عادات اور حرام چیزوں کو نہ چھوڑے تو اس کے روزہ رکھنے کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں"۔

نماز تہجد کی مشق

پھر روزہ رکھنے کا ایک یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ انسان جب سحری کے وقت اٹھتا ہے۔ تو اس کو تہجد کی نماز کے لئے اٹھنے کی بھی مشق ہو جاتی ہے۔ اور تہجد ایک ایسی نماز ہے۔ جس میں خدا تعالیٰ کا قرب زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ تو روزہ تہجد کی بھی مشق کرا دیتا ہے۔

نفلی روزے

ماہ رمضان کے روزوں کے علاوہ نفلی روزے بھی ہوتے ہیں۔ اور اگر کسی کو توفیق ہو۔ تو چاہیئے کہ وہ نفلی روزے بھی رکھے اور یہ ہر ماہ تین تین دن۔ اور حج کے دن۔ محرم کی دسویں تاریخ اور شوال کے شروع میں عید کے بعد چھ دن رکھنے چاہئیں۔ خدا تعالیٰ نفلی روزوں سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ فرض تو ایک فرض ہے جس کا ادا کرنا ہمارے لئے لازمی اور ضروری ہے۔ صرف نفلی روزے ایسے ہیں۔ جو ہم خود اپنی خوشی سے رکھتے ہیں۔ چونکہ ان کا رکھنا فرض نہیں قرار دیا گیا۔ اسلئے ان کا اجر بھی زیادہ ملتا ہے۔

افطاری میں جلدی

اس کے ساتھ ہی یہ مسئلہ یاد رکھنا چاہیئے کہ افطاری میں جلدی کرنی چاہیئے۔ سورج کے غروب ہوتے ہی فوراً روزہ افطار کر دینا چاہیئے۔ اور سحری صبح ہونے کے بالکل قریب کھانا چاہیئے۔ مثلاً یہ نہیں کہ دو بجے ہی اٹھ کر سحری کھا لے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ وہ لوگ اچھے رہیں گے۔ جو فوراً سورج کے غروب ہوتے ہی روزہ افطار کریں۔ اور صبح ہونے کے قریب سحری کھائیں۔

یہ قرآن شریف کے احکام کا خلاصہ ہے جو روزوں کے متعلق بیان کئے گئے ہیں۔

صداقت پہ تیری نشاں اور بھی ہیں

نہیں اک کئی امتحاں اور بھی ہیں ۔۔۔ بنانا تجھے آشیاں اور بھی ہیں

مگر نیم شب کی ہلا دینے والی ۔۔۔ دعاؤں کے تیر و سناں اور بھی ہیں

ترا گھر نہیں ہوگا آتش بداماں ۔۔۔ کہ آنکھوں سے آنسو رواں اور بھی ہیں

تو جنس گراں ہے نہ گھبرا کہ تیری ۔۔۔ حفاظت کے ساماں وہاں اور بھی ہیں

قصور اپنی ہی آنکھ کا ہے وگرنہ ۔۔۔ صداقت پہ تیری نشاں اور بھی ہیں

ابھی اور تعمیر کر گھر خدا کے ۔۔۔ کہ مغرب میں سجدہ کناں اور بھی ہیں

ترا کام تھکنا نہیں ہے کہ تجھ پر ۔۔۔ امانت کے بار گراں اور بھی ہیں

مسیح محمد کے نجم درخشاں! ۔۔۔ تری سیر کو آسماں اور بھی ہیں

ہے تاریک شب پر نہیں تو اکیلا ۔۔۔ ترے ساتھ انجم رواں اور بھی ہیں

محمد اسمٰعیل گوہکی

رمضان المبارک اور ہماری ذمہ داریاں

(از شیخ نذیر احمد صاحب بشیر حیدرآبادی جامعۃ المبشرین ربوہ)

رمضان المبارک کی اہمیت

رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ تاکہ انسان گناہوں اور بدیوں سے مجتنب ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرے۔ اور نیکیوں میں حصہ لے کر جنت کا وارث بن سکے۔

اللہ تعالیٰ نے ان مقدس ایام کو سال کے بقیہ ایام پر خاص فضیلت دے رکھی ہے۔ انسان اگر اس ماہ کے پورے روزے نیکی اور تقویٰ کے ساتھ رکھے۔ تو اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

روزہ اور دیگر عبادات کی غرض

درحقیقت تمام عبادات کا دارو مدار تقویٰ پر ہوتا ہے۔ اور انسان کا خدا تعالیٰ کی خاطر روزے کی حالت میں بھوکے اور پیاسے رہنا تقویٰ کے حصول کے لئے ہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقویٰ کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

"خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے۔ جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہ پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے۔ تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک جڑ ہے۔ کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہے۔ تو سب کچھ باقی ہے۔" (الوصیت)

پس انسان کو رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ دیگر تمام عبادات اور دنیوی معاملات میں بھی تقوی اللہ کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔ تاکہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور اعلیٰ اور بہترین اجر اور ثواب کا مستحق بن سکے۔

قرآن پاک کی اشاعت ہمارا نصب العین ہے

خدا تعالیٰ نے جہاں کلام الٰہی میں رمضان کے مہینہ کو بابرکت فرمایا۔ وہاں ھُدًی لِّلنَّاس کہہ کر قرآن کریم کی عظمت اور اہمیت واضح فرمائی۔ اور مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ محض رمضان کے ایک مہینہ ہی اس کے احترام کی خاطر قرآن کریم کی تلاوت کر لینا کافی نہیں ہے۔

قرآن پاک وہ مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ جس میں ہر ملک۔ ہر قوم اور ہر رنگ و نسل کے انسانوں کے لئے سیاسی تمدنی اقتصادی اور معاشرتی ہر قسم کی مشکلات کا حل بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مسلمان نہ صرف خود اس کو پڑھیں۔ بلکہ دیگر ادیان کے لوگوں کو بھی پڑھائیں۔ اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے لائحہ عمل پر انہیں کاربند ہونے کی تلقین کریں۔ یہی وہ عظیم الشان مقصد ہے۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور آپ کو قرآن پاک کے اسرار اور حقائق بذریعہ الہام سکھائے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"سو میں اس وقت بے دھڑک کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے وہ امام الزمان میں ہوں ...... مجھے قرآن شریف کے معجزہ کے ظل پر عربی بلاغت فصاحت کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ مجھے قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کرے۔" (ضرورت الامام)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی حین حیات میں نہ صرف قرآن پاک کی عظمت اور اس کی برتری ثابت فرمائی۔ بلکہ ہر قسم کے اعتراضات اور شکوک و شبہات کا بھی ازالہ فرمایا۔ اور تادم آخر قرآن پاک کی اشاعت اور اسی کے عشق میں مخمور رہے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

"دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے"

درحقیقت قرآن پاک ہی ایک ایسا نور ہے۔ جس کے ذریعہ دنیا کے تاریک و تار قلوب حسد و کینہ سے منزہ ہو کر روشن اور منور ہو سکتے ہیں۔ اور ان میں حیات جاودانی پیدا ہو سکتی ہے۔ اور جب انہیں نورِ ایمان اور نورِ فراست حاصل ہو جائے گا۔ تو وہ دنیا کے تمام مسائل کا حل قرآن پاک ہی میں تلاش کریں گے۔ اور تب خدا تعالیٰ کا یہ فرمان عملاً واضح ہو جائے گا۔ کہ قرآن پاک ھُدًی لِّلنَّاس ہے۔

خدا تعالیٰ کا بے انتہا شکر ہے۔ کہ اس نے ہمیں ضابطۂ حیات کے سمجھانے کے لئے ایک ایسا امام اور خلیفہ عطا فرمایا ہے۔ جس کو الہاماً قرآن پاک کے باریک در باریک نکات اور حقائق و معارف کا انکشاف فرمایا ہے۔ اس دور میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن پاک کی عظیم الشان خدمت کی ہے۔ آپ نے نہ صرف اردو زبان میں قرآن کریم کے اسرار اور غوامض اور حقائق و معارف بیان فرمائے۔ بلکہ دنیا کی مختلف اور متعدد زبانوں میں ان کے تراجم بھی شائع فرمائے۔ اور ابھی یہ کام بڑی سرعت کے ساتھ جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد دکھلائے۔ کہ دنیا کے ہر خطہ کے باشندہ کے ہاتھ میں خدا تعالیٰ کا پاک کلام ہو۔ اور ہر ایک کے لئے اس کا سمجھنا اور اس پر عمل کرنا بھی بالکل آسان ہو۔

اب ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ احباب جماعت قرآن پاک کے تراجم کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کے لئے حضور اقدس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے مالی اور جانی لحاظ سے قربانیاں پیش کریں۔ اسی لئے احباب جماعت ان بابرکت ایام میں جہاں قرآن پاک کی بار بار تلاوت کریں اور اس پر عمل کریں۔ وہاں اس کی اشاعت کو اپنا عین نصب العین سمجھتے ہوئے عملی میدان میں بھی قدم رکھنے کا عزم کر لیں۔

وقف زندگی سب سے بڑی نیکی ہے

رمضان المبارک میں انسان کو بہت سی نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اس زمانے کے لئے ایک بہت بڑی نیکی خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس امیر المومنین نے گذشتہ بعض خطبات میں بار بار جماعت کو خدمت دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی اور فرمایا تھا۔ کہ بیرونی ممالک سے متواتر یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ انہیں مبلغین کی ضرورت ہے۔ دراصل اس زمانہ میں سب سے بڑی نیکی خدمت دین ہی ہے۔ جس کے ذریعہ بھولی بھٹکی قوموں کو اسلام کا شیریں اور حیات بخش پیغام پہنچا کر انہیں خدا تعالیٰ۔ رسول پاکؐ اور زندہ مذہب (اسلام) سے بخوبی روشناس کیا جا سکتا ہے۔ یہی وہ عظیم الشان مقصد ہے۔ جس کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں۔ توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا کا مقصد ہے۔ جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔" (الوصیت)

خدا تعالیٰ کے فضل سے آج اکناف عالم میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت موجود ہے۔ مگر زمانہ اس بات کا تقاضا کر رہا ہے۔ کہ احباب مزید مربی اور مبلغین تیار کریں۔ یہ کام تب ہی پورا ہو سکتا ہے۔ کہ ہر فردِ جماعت خدمتِ دین کو اپنا اولین فرض سمجھے۔ اور حضور اقدس کے ارشاد عالیہ کے مطابق بچوں کو بچپن سے ہی یہ ذہن نشین کرائیں۔ کہ انہوں نے بڑے ہو کر خادم دین بننا ہے۔ اسی طرح نہ صرف یہ کہ وہ دین سے رغبت رکھیں گے۔ بلکہ ہر چھوٹی سی چھوٹی نیکی کی محبت بھی اپنے دل میں پیدا کریں گے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ جماعت کی اخلاقی اور روحانی حالت بھی ترقی کرے گی۔

پس احباب جماعت ان بابرکت ایام میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے زندگیاں وقف کرنے کی تلقین کریں۔ اور بالخصوص نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے موجودہ دینی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تاکہ ان بابرکت ایام میں آپ کی دوسری نیکیوں کے ساتھ یہ بڑی نیکی بھی شامل ہو جائے۔

تیسری اہم ذمہ داری

ان بابرکت ایام میں جبکہ اکثر دوست نوافل دعاؤں اور عبادات میں اپنا بیشتر وقت گذارتے ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ اسلام اور احمدیت کی نمایاں اور غیر معمولی ترقی کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ اسلام اور احمدیت کی فتح کا دن جلد ہمیں دکھائے۔ آمین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انسانی تدبیر اور دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو گا تو وہی جو اس نے کہا ہے مگر اس کے لئے ہمیں بھی کچھ تدبیر کی ضرورت ہے۔ اور ہماری تدبیر دعا ہے۔ دنیوی تدبیر نہ ہمارے پاس ہے نہ ہم کر سکتے ہیں۔ مگر دعا بھی ایک تدبیر ہے۔ بندے کی طرف سے تدبیر دعا ہے۔ اور دعا کی قبولیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقدیر ہے۔ جب یہ تدبیر اور تقدیر جمع ہو جاتی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ فضل کر دیتا ہے۔" (خطبہ جمعہ ۲۷ نو...

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کامل اور ... صحتیابی کے لئے دردمندانہ دعاؤں کی بھی خاص ... ضرورت ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ "مجھے رؤیا ... بتایا گیا ہے۔ کہ میری صحت کا دارو مدار ... دوستوں کی دعاؤں پر ہے ... اس لئے میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ معاملہ دواؤں ... نہیں بلکہ دعاؤں سے تعلق رکھتا ہے۔ پس ... جماعت کے دوستوں کو تحریک کرتا ہوں۔ تم ... میری صحت کے لئے دعا کریں۔"

(خطبہ مطبوعہ الفضل ۱۸ نومبر ۱۹۵۵ء)

پس آؤ ہم سب مل کر ان بابرکت ایام میں حضور اقدس کی کامل اور جلد صحتیابی کے لئے پورے ... گریہ وزاری کے ساتھ دعا کریں۔ تاکہ حضور اقدس کی تندرستی سے ہم قرآن پاک کی مکمل تفسیر اور حقائق و معارف سے جلد مستفید ہو سکیں۔ اور حضور پرنور کی قیادت میں آپ ... زندگی میں ہی اسلام اور احمدیت کی فتح کا دن جلد دیکھ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ان ... مبلغین کو جو دنیا کے مختلف ممالک میں خدا تعالیٰ کی ... صحیح ... سکتے ہیں انہیں اپنے دامنِ حفاظت میں لیکر کما حقہٗ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو رمضان المبارک کے فیوض اور برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کی توفیق ...

عید فنڈ

اس چندہ کے متعلق عام طور پر کچھ غلط فہمی پائی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کی آمدنی ہونے کے برابر ہوتی ہے حالانکہ صحیح طور پر اس کے مقاصد سمجھنے سے یہی ط سلسلہ کا بار اتارنے کا ایک موثر ذریعہ بن سکتی ہے۔ یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور اس وقت عملی طور پر اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس رائج ہو گئی تھی۔ اس وقت ایک روپیہ کی کچھ قیمت ہوتی تھی۔ ایک روپیہ سے من بھر اناج یا سیر بھر گھی خریدا جاسکتا تھا اب روپیہ کی قیمت میں بہت کمی آگئی ہے۔ لیکن دوستوں کے ذہن میں ابھی اس کی پرانی شرح ایک روپیہ فی کس ہے۔ حالانکہ آمدنیاں کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ لیکن اس شرح پر بھی پچھلے سالوں میں بہت ہی کم دوست ادائیگی کرتے رہے ہیں۔ زیادہ تر دوست یا تو کچھ آنے دیتے ہیں یا سرے سے کچھ بھی نہیں۔

جہاں تک خاکسار نے اس چندہ کے متعلق غور کیا ہے اس کی غرض یہ تھی کہ عید کی خوشی میں اسلام کو بھی شامل کر لیا جائے کیونکہ اس زمانہ میں تمام روئے زمین پر اور کوئی ہستی اتنی محتاج نہیں جتنا دین اسلام بے کس اور محتاج ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ احمدی احباب نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انہیں اس عہد کو نبھانے کی توفیق مل رہی ہے۔ لیکن مومن کو ثواب کا کوئی موقعہ ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

پس عید کی خوشی میں دوست جتنا مال خرچ کرتے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ اس مال کا کم از کم نصف حصہ دین کے استحکام اور اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کے لئے دائمی راحت و آرام کے حصول کے لئے عید فنڈ کی شکل میں سلسلہ کو ادا کر دیا جائے اور باقی نصف اپنی اور اپنی اولاد اور اپنے عزیزوں کی عارضی خوشنودی کے لئے عید منانے پر خرچ کیا جائے اگر دوست اس بات کو سمجھ لیں تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہت جلد ابدی عید کے سامان ارزانی فرمائے گا۔

قرآن پاک میں سورہ بقرہ کے رکوع ۲۷ میں آتا ہے یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو کذالک یبین اللہ لکم الآیات لعلکم تتفکرون ٥ فی الدنیا والآخرۃ۔

ترجمہ:- جو لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کتنا خرچ کریں۔ کہہ دو پاکیزہ اور بہترین حصہ (یا تمام بچت) اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ تاکہ تم غور کرو۔ اس ورلی زندگی کے بارہ میں بھی اور دوسری زندگی کے بارہ میں بھی۔

اگر "عفو" کے ایک معنی یعنی پاکیزہ اور برگزیدہ مال نظر انداز بھی کر دیئے جائیں اور عید فنڈ کے متعلق غور کرنے کے لئے دوسرے معنی یعنی "تمام بچت" پر ہی انحصار کیا جائے تو اس آیت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں۔

ایک یہ کہ انتہائی کفایت شعاری سے گذارہ کرو اور جتنا زیادہ سے زیادہ مال تم بچا سکو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ خوب سوچ بچار کر کے اندازہ لگاؤ کہ ذاتی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کم از کم کتنی رقم کی ضرورت ہوگی اس سے زیادہ ان عارضی ضروریات پر خرچ نہ کرو۔ باقی تمام رقم قومی ضروریات کے لئے دیدو۔ بعض لوگ اس آیت کا ایک دوسرا مفہوم بھی سمجھتے ہیں۔ کہ زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی کوشش کرو اور فضول خرچی کے لئے تمہاری انتہائی کوششوں کے باوجود بھی اگر کچھ بچ رہے تو وہ خدا کی راہ میں دیدو۔ اور اگر تمہاری خرچ کرنے کی کوششیں پوری کامیابی حاصل کر لیں اور باقی کچھ نہ بچ سکے تو مجبوری ہے چندہ مانگنے والوں سے معذرت کر دو کہ صاحب اپنے ہی خرچ پورے نہیں ہوتے آپ کو کیا دیں

ہر ذوق سلیم رکھنے والی جان سمجھ سکتی ہے کہ کونسا مفہوم درست ہے۔ کونسا مفہوم رحمٰن کی رحمت ہے اور کونسا مفہوم شیطان کا فریب۔ کس عمل سے دین و دنیا کی بھلائی ہو سکتی ہے۔ اور کس عمل سے دونوں جہانوں کی بربادی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں غور و فکر کے جو راستے کھولے ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور سوچنا چاہیئے کہ کونسا طریق عمل اختیار کر کے ہم ایک حد تک اپنی موجودہ ضروریات بھی پوری کر سکتے ہیں (الدنیا) اور ایک بڑی حد تک ہم آئندہ کے لئے اپنی قومی زندگی کے سامان بھی مہیا کر سکتے ہیں (الآخرۃ)

پس میں تمام احباب سے گذارش کرتا ہوں کہ اسی رمضان سے صحیح طریق کار اختیار کریں پوری پوری کفایت سے کام لے کر چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور آئندہ عید کی خوشیوں میں اسلام کو ضرور شامل کریں اور اس عید کے لئے آپ جس قدر رقم خرچ کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں اس کا کم از کم نصف حصہ ضرور عید فنڈ میں ادا کریں۔

عہدہ داروں کو ابھی سے اپنے احباب کو عید فنڈ کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ مجھے امید (بقیہ صفحہ ۷)

ضروری اعلان

یہ مہینہ ہمارے مالی سال کا آخری مہینہ ہے۔ اس لئے تمام جماعتوں کو چاہیئے کہ چندہ کی وصول شدہ رقوم جلد جلد یہاں بھجیں تا وہ تمام رقوم اس سال کے حساب میں شمار ہو جائیں۔ شہری جماعتیں خاص طور پر کوشش فرمائیں کہ ان کے احباب کے بقایاجات کی رقوم ۳۰ اپریل ۱۹۵۷ء تک داخل خزانہ ہو جائیں۔

دیہاتی جماعتوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ربوہ کے ڈاکخانہ سے منی آرڈر تقسیم ہونے میں بعض دفعہ دس بارہ دن تک دیر ہو جاتی ہے۔ تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ وہ اس مہینے میں زیادہ سے زیادہ بقایاجات وصول کرنے کی کوشش کریں اور وصول شدہ رقم جلد جلد یہاں بھجوانے کا انتظام کریں۔ کوئی جماعت کوئی رقم روک نہ رکھے۔ خواہ وہ بیس ۲۰ تاریخ کے بعد ہی وصول ہو۔

ناظر بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) شاہ جی خانصاحب سکنہ ترنگ زئی علاقہ چارسدہ ضلع پشاور عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں صاحب موصوف سلسلہ کے مخلصین خدام میں سے ہیں اور بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں ان کی صحت کاملہ کیلئے احباب دعا فرمائیں۔ خواجہ محمد شریف احمدی پوسٹماسٹر عمر زئی۔ پشاور

(۲) بندہ اپنے مقدمہ کی وجہ سے دعاؤں کا خاص محتاج ہے رمضان المبارک کے مبارک ایام میں احباب کرام سے خاص طور پر عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔
لطیف احمد مکان نمبر ۲۶/۱۰ محلہ فیض آباد منٹگمری

(۳) میرے بچے اعجاز احمد عمر ۴ سال کا بایاں بازو عرصہ تین چار ماہ سے سوکھ رہا ہے اور برائے علاج میو ہسپتال میں داخل ہے۔ میں صحابہ کرام و بزرگان جماعت سے بچہ کی صحت کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔ اللہ داد خان احمدی مدرس ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

(۴) میرے والد شیخ غلام رسول صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھٹیالیاں کا اپریشن ہونا ہے احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم صحت دے اور اپریشن کامیاب ثابت ہو آمین۔ نیز شیخ دوست محمد صاحب قلعہ صوبہ سنگھ بھی بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے بھی دعا فرمائیں (فضل کریم عالی کا مونکی گوجرانوالہ)

(۵) میرا بھائی راولپنڈی ہسپتال میں اپنڈے سائٹس سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد اسلم خاں پوسٹمین لاہور کینٹ

(۶) میاں حکمت اللہ صاحب باورچی کوچہ احمدیہ ننکانہ ضلع شیخوپورہ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان کی کامل صحتیابی کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (محمد رمضان خادم ربوہ)

(۷) میرا لڑکا افتخار احمد ٹائیفائڈ سے بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ اسے جلد صحت عطا فرمائے آمین۔ امانت اللہ انور گڑھی شاہو لاہور

(۸) میرے بڑے بھائی ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شاد یکدم خطرناک طور پر بیمار ہو گئے ہیں۔ صحابہ کرام درویشان قادیان اور احباب کرام ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(چوہدری) منیر لطیف احمد کاٹھوری ۳-۳۹/۱۱ ناظم جناح روڈ کوئٹہ

(۹) میرا لڑکا عبد الغفور زاہد اس سال میڈیکل کالج لاہور کے فسٹ پروفیشنل کا امتحان دینے والا ہے۔ احباب اس کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ عبد الرحمٰن ہیڈ ٹیچر چنی شیخوپورہ

(۱۰) میرا لڑکا مبارک احمد بقا پوری ملیریا کی وجہ سے بیمار ہے احباب اس کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ مولوی محمد ابراہیم بقا پوری ربوہ

(ص ۲) اگر عید فنڈ کا صحیح مقصد احباب کرام کو ذہن نشین کرا دیا جائے تو صاحب استطاعت احباب دس۔ بیس۔ پچاس۔ سو روپیہ تک بخوشی ادا کر دیں گے۔ البتہ غیر مستطیع احباب سے جو کچھ وہ دیں قبول کر لیا جائے انشاء اللہ وصولی میں بہت آسانی ہو سکتی ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ فنڈ مرکزی ہے۔ اس لئے اس کی رقم مرکز میں آنا چاہیئے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی طور پر خرچ نہ کیا جائے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۹۵۹۹ میں صفیہ خاتون زوجہ عبد الباقی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع جم گاؤں ڈاکخانہ پورینی ضلع بھاگلپور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۳/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق دین مہر جو میرے خاوند محترم مولوی عبد الباقی صاحب ایم اے کے ذمہ واجب الادا ہے۔ مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ بقلم خاص صفیہ خاتون۔
گواہ شد عبد الرحمٰن بقلم خاص برادر نسبتی موصیہ موضع جگاؤں ضلع بھاگلپور
گواہ شد۔ محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان حلقہ یو۔پی۔ بہار و اڑیسہ

نمبر ۱۴۳۷۴ میں فاطمہ بیگم زوجہ چوہدری عبد العزیز قوم راؤ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن کنری ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی وزنی دو تولہ۔ قیمتی اندازاً دو صد روپیہ اور دین مہر جو میرے خاوند محترم کے ذمے واجب الادا ہے۔ مبلغ چار صد روپیہ کل جائداد مبلغ چھ صد روپے کی بنتی ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

الامتہ:۔ فاطمہ بیگم
گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ۔ گواہ شد:۔ عبد العزیز بقلم خود خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۴۳۷۵ میں اسماء طاہرہ بنت مولوی عبد الباقی صاحب ایم اے قریشی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال ۱۰ ماہ پیدائشی احمدی ساکن جگاؤں ضلع بھاگلپور صوبہ بہار ہندوستان حال کنری ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۲/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے ایک عدد طلائی انگوٹھی قیمتی -/۵۰ روپے اور نقد یکصد روپیہ کل جائداد -/۱۵۰ روپیہ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ (قادیان) پاکستان کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔

الامتہ:۔ اسماء طاہرہ
گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ موصی نمبر ۲۷۹۷
گواہ شد:۔ عبد الباقی والد موصیہ۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مسئلہ کشمیر نے اس سے قبل اتنی پیچیدگی کبھی اختیار نہیں کی

پنڈت نہرو کی تقسیم کشمیر کی تجویز کی حمایت میں ایک بھی آواز نہیں اٹھی (ہیرلڈ ٹریبیون)

نیویارک ۲۶ اپریل ہیرلڈ ٹریبیون کے غیر ملکی امور کے خصوصی وقائع نگار اور اخبار کے دفتر کے مطابق مشرق بعید کے مسائل پر سند۔ اے، ٹی سٹیل نے لکھا ہے کہ اس وقت بھارت اور پاکستان کے مابین مسئلہ کشمیر نے جو پیچیدہ اور لاینحل صورت اختیار کر لی ہے، گذشتہ آٹھ برس میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

پاکستان کے متعلق اپنے مقالات کے ایک سلسلے میں وقائع نگار نے لکھا ہے کہ پاکستان نے کشمیر کو تقسیم کرنے کی بابت مسٹر نہرو کی تجویز کو انتہائی معاندانہ اور لغو قرار دیا ہے اور اس فارمولے کے حق میں کوئی ایک آواز بھی نہیں اٹھی اور شاید ہی کوئی پاکستانی ایسی حکومت ہو جو نہرو کی اس تجویز کو منظور کرے اور پھر برقرار رہ سکے۔

نامہ نگار نے پاکستان میں پچاس لاکھ کشمیری مہاجرین کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ لوگ اپنے وطن کشمیر جانے کے لئے بے تاب ہیں۔ اور ان لوگوں نے پاکستان میں مسئلہ کشمیر کو پوری قوت اور گرم جوشی کے ساتھ زندہ رکھا ہوا ہے پاکستان اور بھارت کے تعلقات کی کشیدگی کی وجہ سے سرحدی تنازعات اور جھڑپوں کا غیر معمولی اندیشہ ہر وقت لاحق رہتا ہے اگرچہ فریقین میں سے کوئی بھی جنگ نہیں چاہتا۔ لیکن سرحدوں کے عدم تعین نے بہت ہی زیادہ غیر یقینی صورت حال پیدا کر دی ہے۔ جہاں تک مستقبل کا تعلق ہے پاکستان نے اپنی تمام امیدیں سلامتی کونسل سے وابستہ کر رکھی ہیں۔ کہ وہ بھارت کو کشمیر کا منصفانہ حل قبول کرنے پر مجبور کر دے گی

پاکستان کی اقتصادی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے وقائع نگار نے لکھا ہے کہ پاکستان کو امریکہ کی بھاری اقتصادی امداد کی ضرورت ہے۔ اگر پاکستان اپنے قدموں پر کھڑا ہونا چاہتا ہے۔ تو اس اقتصادی امداد کی مدت کم از کم پانچ برس یا زیادہ سے زیادہ جتنا ممکن ہو ہونی چاہیئے

سٹیل نے آگے چل کر لکھا ہے کہ کسی پاکستانی یا امریکی کو جو پاکستان کے حالات سے واقف ہے مذکورہ رائے سے اختلاف نہیں ہے اگر اختلاف ہے تو وہ صرف امداد کی ماہیت کے تعین میں ہے۔ اگر امریکی امداد میں اضافہ نہ ہوا تو پاکستان کا پنج سالہ پلان ناکام ہو جائے گا۔

اب تک اس امداد کی مالیت ۳۰ کروڑ ڈالر ہے جس میں سے ۱۴ کروڑ ۶۰ لاکھ ڈالر موجودہ مالی سال کے لئے مخصوص کئے جا چکے ہیں۔

وقائع نگار نے پاکستان کے وزیر خزانہ کی اس تقریر کا بھی حوالہ دیا ہے جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ اس امداد میں سے تقریباً چھ کروڑ ستر لاکھ ڈالر کی رقم بنیادی اشیاء کی خرید پر صرف کی جائے گی۔

حکومت پاکستان فلپائن کے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے عطیہ دے گی

سنگاپور ۲۷ اپریل۔ پاکستانی سفیر انڈونیشیا و فلپائن نے کل یہاں نمائندہ یونائیٹڈ پریس کو بتایا کہ وہ فلپائن کے عوام میں پاکستان کے لئے دوستی اور خیر سگالی کے جذبات دیکھ کر بہت متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ حال ہی میں پاکستان کی حکومت نے فلپائن کے مسلمانوں کی تعلیمی ترقی کے لئے پانچ پانچ ہزار پونڈ سٹرلنگ کے عطیات دینے کا فیصلہ کیا ہے

پاکستانی سفیر چوہدری خلیق الزمان فلپائن کے دو ماہ کے دورہ کے بعد منیلا سے جکارتا جاتے ہوئے ہفتہ کے روز سنگاپور سے گذرے۔ فلپائن کے دورہ کے دوران پاکستان کے ٹریڈ کمشنر مقیم سنگاپور بھی ان کے ہمراہ رہے۔

چوہدری خلیق الزمان نے بتایا کہ فلپائن میں ابھی تک دو ہزار مسلمان آباد ہیں اور ان میں مورو قبیلہ کے لوگ اپنی شجاعت و دلیری کی وجہ سے بہت مشہور ہیں۔ دس ہزار پونڈ سٹرلنگ کے عطیہ کا ذکر کرتے ہوئے چوہدری صاحب نے بتایا کہ یہ رقم فلپائن کے پسماندہ علاقوں کے مسلمانوں کو تعلیمی سہولیات بہم پہنچانے پر خرچ کی جائے گی۔ فلپائن مسلم ایجوکیشنل بورڈ اس رقم کے خرچ کا اہتمام کرے گا۔ جس کے سرپرست فلپائن کے نائب صدر مسٹر کارلوس گرسیا ہیں۔ مسٹر کارلوس نے حال ہی میں کراچی میں منعقدہ سیٹو کے اجلاس میں فلپائن کے وفد کی قیادت کی تھی۔

چوہدری خلیق الزمان نے اپنے دورہ فلپائن میں بہت سے جلسوں سے خطاب کیا۔ چوہدری صاحب کے اعزاز میں منیلا کی مسلم ایسوسی ایشن نے دعوت کا اہتمام بھی کیا۔

صوبائی تعصب پھیلانے والے ملک کے بدترین دشمن ہیں

خانصاحب کی طرف سے پختونستان کا نعرہ بلند کرنیوالوں کی مذمت

کراچی ۲۷ر اپریل۔ وزیر اعلےٰ مغربی پاکستان ڈاکٹر خانصاحب نے کل پشاور پہنچ کر اعلان کیا کہ صوبائی تعصب پھیلانے والے ملک کے بدترین دشمن ہیں۔ وزیر اعلےٰ ان تقریروں پر تبصرہ کر رہے تھے جو یوم شہدا کے موقعہ پر پشاور کے جلسہ عام میں کی گئی تھیں۔ اس جلسہ میں خان عبدالغفار خاں نے بھی پختونستان کے حق میں اشتعال انگیز تقریر کی تھی۔

ڈاکٹر خانصاحب نے تخریبی عناصر کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ اگر ان لوگوں نے اپنی سرگرمیاں فوراً بند نہ کیں تو مجھے مجبوراً ان کے خلاف سخت اقدامات کرنا پڑیں گے۔ یہ لوگ ملک اور قوم کو سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔

وزیر اعلےٰ نے کہا۔ اس نازک مرحلہ پر بعض ہمسایہ ملک ہمارے داخلی اختلافات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ چنانچہ ہماری صفوں میں مکمل اتحاد کی ضرورت ہے۔ جو سیاسی طالع آزما اس وقت پنجابی۔ پٹھان، سندھی اور بلوچی کے نعرے لگا کر اپنی سیاسی اغراض حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ درحقیقت ملک کے بدترین دشمن ہیں۔ یہ امر سخت مایوس کن ہے کہ ایسے سیاست دان اب بھی سازشوں میں مصروف ہیں۔

ڈاکٹر خانصاحب نے تخریب پسند اور سازشی سیاست دانوں کی مذمت کرتے ہوئے اہل پاکستان سے اپیل کی کہ وہ ایسی تمام سرگرمیوں سے دور رہیں جن سے ملک کے استحکام کو نقصان پہنچے ورنہ حکومت ملکی تحفظ کے پیش نظر انتہائی سخت کارروائی کرنے پر مجبور ہوگی۔

وزیر اعلےٰ نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ "اگر میں اس بڑھاپے میں عملی سیاسیات میں حصہ لینے پر آمادہ ہوا تو میرے سامنے صرف ملک کی خدمت کا مشن تھا۔ میں کسی بڑے سے بڑے آدمی کو کبھی یہ اجازت نہیں دوں گا کہ وہ ملک کی سالمیت اور سلامتی کو نقصان پہنچائے۔ اگر میں ملک کو اس کے دشمنوں سے محفوظ نہیں رکھ سکتا۔ تو میرا برسر اقتدار رہنا بیکار ہے۔ اگر میں اپنے اس فرض سے عہدہ برآمد نہ ہو سکا تو میں اپنے [illegible] تو میں اپنے عہدہ سے مستعفی ہو جاؤں گا۔ کیونکہ مجھے عہدہ کا لالچ نہیں۔ میں کسی عہدے کے بغیر بھی ملک کی خدمت کر سکتا ہوں۔

ری پبلیکن پارٹی

ایک سوال کے جواب میں ڈاکٹر صاحب نے کہا "ری پبلیکن پارٹی" کے دروازے ان سب لوگوں پر کھلے ہوں گے جو دیانتدار ہیں اور سازشی نہیں۔

ڈاکٹر خانصاحب نے ایک افطار پارٹی پر ارکان اسمبلی سے بھی گفتگو کی۔ وہ کل ڈیرہ اسمٰعیل خاں روانہ ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر خانصاحب ۲۸ر اپریل کی شام کو لاہور پہنچیں گے۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق ڈاکٹر خانصاحب نے بتایا کہ صوبائی اسمبلی کا پہلا اجلاس سولہ مئی کو بلایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ڈویژن۔ کوئٹہ ڈویژن اور کراچی کے دورے کے بعد اپنی کابینہ میں کچھ اور وزیر شامل کریں گے۔

وزیر اعظم ہفتے کو ڈھاکہ جائیں گے

کراچی ۲۷ر اپریل۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی مشرقی پاکستان کے چار روزہ دورے کے لئے ہفتے کی صبح کو ڈھاکہ پہنچ رہے ہیں۔ ڈھاکہ میں آپ کے شاندار استقبال کے انتظامات کئے جا رہے ہیں ڈھاکہ پہنچتے ہی وزیر اعظم ایوان دستور کا سنگ بنیاد رکھنے کیلئے پلٹن میدان میں چلے جائیں گے۔

دوسرے روز صبح آپ چاٹگام روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں آپ نے بحری اڈے کا سنگ بنیاد رکھنا ہے۔

ناگاؤں اور بھارتی فوج کی جھڑپیں

نئی دہلی ۲۷ر اپریل۔ آسام کی اطلاعات کے مطابق ناگا ہلز کے علاقے میں ناگا قوم پرستوں اور بھارتی فوج کے درمیان جھڑپیں ہو رہی ہیں۔ ناگا قوم پرست سڑکوں پر سے گذرنے والے بھارتی فوجوں کے دستوں پر چھپ کر حملے کر رہے ہیں۔ پنڈت نہرو نے آج راجیہ سبھا میں بتایا کہ ناگاؤں کے خلاف فوجی کارروائی اطمینان بخش طور پر جاری ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دور دستوں اور نقل و حمل کی دشواریوں کے باعث فوجی کارروائیاں ابھی سارے علاقے میں نہیں پھیلائی جا سکیں۔

کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کے انتظامات

امور کشمیر کے مشیر مسٹر دین محمد نیویارک روانہ ہو گئے

کراچی ۲۷ر اپریل۔ حکومت پاکستان کے امور کشمیر کے مشیر مسٹر دین محمد حفاظتی کونسل میں کشمیر کا مسئلہ دوبارہ پیش کرنے کے لئے "سہرکیشیا" میں عازم نیویارک ہو گئے مسئلہ کشمیر سلامتی کونسل کے ایجنڈے میں شامل ہے۔

روانگی سے قبل انہوں نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ اگر کشمیر کے متعلق ہمارے موقف پر استحقاق کی بناء پر غور کیا گیا تو اسے تسلیم نہ کرنا ناممکن ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ابھی دیانت روئے زمین سے بالکل ختم نہیں ہوئی۔ ہمیں سلامتی کونسل کی دیانت اور اہلیت پر پورا اعتماد ہے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ابھی سلامتی کونسل میں جانیوالے پاکستانی وفد کی فہرست منظور نہیں ہوئی وفد کے لیڈر اور ارکان کے ناموں پر غور کیا جا رہا ہے۔

باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق حکومت اس سلسلے میں اقوام متحدہ میں پاکستان کے سابق مندوب اور موجودہ اسسٹنٹ سکرٹری جنرل پروفیسر احمد شاہ بخاری سے بھی سلسلہ جنبانی کر رہی ہے۔ مسٹر بخاری اپنا حتمی جواب سکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہیمر شولڈ سے مشورے کے بعد ہی دیں گے۔ مسٹر ہیمر شولڈ آجکل مشرقی وسطیٰ میں امن کے مشن میں مصروف ہیں۔

پاکستانی وفد میں دو افسر وزارت امور کشمیر کے سابق ڈپٹی سکرٹری مسٹر آفتاب احمد خاں اور وزارت خارجہ کے مسٹر فرحت علی بھی شامل ہوں گے ایڈیشنل [illegible] افسر عنقریب یا تو روانہ ہو جائیں گے۔ پاکستانی کونسل [illegible] مسٹر آغا شاہی بھی وفد میں شامل ہونگے مقدمہ کے قانونی پہلوؤں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے وفد میں ایک وکیل کی شمولیت کا بھی امکان ہے آزاد کشمیر کے دو لیڈروں اور پاکستان کے کچھ مقتدر رہنماؤں کے نام بھی زیر غور ہیں۔

نکوسیا میں دکانیں جلانے اور بم پھینکنے کی وارداتیں

آرچ بشپ کا برطانوی پالیسی کے خلاف شدید احتجاج

نکوسیا ۲۷ر اپریل۔ کل یہاں قبرص کے دارالحکومت میں ترکی آبادی کے علاقے پر کرفیو اٹھا دیئے جانے پر پھر سے فسادات شروع ہو گئے۔ پیر کے روز یونانی باشندوں کے ہاتھوں دو ترکی باشندوں کی ہلاکت پر ہونے والے فسادات کا یہ تیسرا روز تھا۔

صورت حال کے زیادہ بگڑ جانے پر ڈھائی گھنٹے کے بعد کرفیو دوبارہ نافذ کر دیا گیا۔ کل یہاں بم پھینکنے کی وارداتیں ہوئیں جن سے دو شہری شدید زخمی ہوئے اس سلسلے میں دو افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔

وارداتوں کے فوراً بعد دو ہزار سپاہیوں پر مشتمل فوجی دستوں نے کوچہ بکوچہ اسلحہ برآمد کرنے کی مہم شروع کر دی۔

کل یہاں یونانی علاقے پر پینتالیس گھنٹوں کے شدید کرفیو کو ڈھائی گھنٹوں کے لئے اٹھایا گیا۔ جن کے دوران شہریوں نے غذائی سامان اور دوسری ضروریات حاصل کیں۔

برطانوی دستوں نے کل صبح ترکی باشندوں کے دو مشتعل ہجوموں کو منتشر کیا ایک ہجوم یونانیوں کی دکانوں پر خشت باری کر رہا تھا۔ ایک نوجوان کو آگ لگانے کی کوشش کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ قبرص کے آرچ بشپ انتھیمس نے ایک بیان میں برطانوی پالیسی پر شدید احتجاج کرتے ہوئے الزام دیا ہے کہ برطانیہ نے ترکوں کو تو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ لیکن یونانیوں پر طرح طرح کی پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ ادھر یونانیوں پر کرفیو لگا دیا جاتا ہے ادھر ترکوں کو بدامنی پھیلانے کا موقع بہم پہنچایا جاتا ہے۔

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)